سیرتِ نبوی پر معرکۃ الآرا کتاب

زاد المعاد

حصہ سوم مشتمل ہے غزوہ تبوک کے متعلق اہم ترین مباحث و مسائل پر۔ اس میں ان عرب وفود کا تذکرہ ہے جو آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان مکاتیب نبویؐ کی تفصیل ہے جو مقوقس اور دوسرے سلاطین کو آپؐ نے بھیجے۔ مسیلمہ کذاب کے وفد کی آمد اور آپؐ کا ارشاد طب نبویؐ کی پوری تفصیل اور بہت سے فقہی مسائل اس حصے میں شامل ہیں۔

حصہ چہارم: بیان سیرت، روایت حدیث اور ذکر قرآن کے ساتھ ساتھ یہ حصہ مشتمل ہے۔ اہم ترین مسائل و مباحث فقہیہ پر۔ انسانی زندگی سے تعلق رکھنے والے بے حد اہم اور معرکہ آرا مسائل پر جس خوبی استدلال اور شان برہان کے ساتھ بحث کی گئی ہے وہ مصنف علام کا حصہ ہے۔

۳/۴

علامہ حافظ ابنِ قیم

نفیس اکیڈمی - کراچی

زاد المعاد

حصّہ سوم۔ چہارم

حصہ سوم مشتمل ہے۔ غزوہ تبوک اور اس سے متعلق اہم ترین مباحث و مسائل پر۔ اس میں ان عرب وفود کا تذکرہ ہے جو آنحضرت ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان مکاتیب نبوی ؐ کی تفصیل ہے جو مقوقس اور دوسرے سلاطین کو آپ ؐ نے بھیجے۔ مسلیمہ کذاب کے وفد کی آمد اور آپ ؐ کا ارشاد طب نبوی ؐ کی پوری تفصیل اور بہت سے فقہی مسائل اس حصے میں شامل ہیں۔

حصہ چہارم: بیان سیرت، روایت حدیث اور ذکرِ قرآن کے ساتھ ساتھ یہ حصہ مشتمل ہے اہم ترین مسائل و مباحث فقہیہ پر، انسانی زندگی سے تعلق رکھنے والے بے حد اہم اور معرکہ آرا مسائل پر حسن خوبی استدلال اور شانِ برہان کے ساتھ بحث کی گئی ہے وہ مصنف علّام کا حصّہ ہے

مصنف: علامہ حافظ ابن قیّم

مترجم: سیّد رئیس احمد جعفری ندوی

نفیس اکیڈمی
اردو بازار، کراچی

زاد المعاد

نام کتاب : ـــــــــ	زاد المعاد
تالیف : ـــــــــ	علامہ حافظ ابنِ قیم
ترجمہ : ـــــــــ	سید رئیس احمد جعفری
ناشر : ـــــــــ	نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع : ـــــــــ	۱۹۹۰ء
ایڈیشن : ـــــــــ	آفسٹ
ضخامت : ـــــــــ	۱۱۵۲ صفات
ٹیلیفون : ـــــــــ	۲۱۳۳۰۳

مطبوعہ : احمد برادرس پرنٹرز ۔ کراچی

سنّتِ شہِ لولاک

از چوھدری محمّد اقبال سلیم گاھندری

متاعِ دین ودانش لُٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافرادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی؟

مسلمانوں کی تعداد، پہنائے عالم میں ساٹھ کروڑ سے متجاوز ہے، اگر یہ مسلمان صحیح معنی میں مسلمان ہوتے تو آج ساری دنیا مسلمان ہو چکی ہوتی، اور مسلم آزار قوتیں اپنے مقاصدِ مشئومہ میں ناکام ہو چکی ہوتیں۔

آج بھی ہو جو براھیمؑ کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

یہ آگ — لادینی، دین فروشی، الحاد، زندقہ، اور کفر کی — ہر چہار سو پھیلی ہوئی ہے کبھی کی بجھ چکی ہوتی، لیکن یہ آگ بھڑک رہی ہے۔ اس کے شعلے آسمان سے باتیں کر رہے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے قریب ہے کہ اس آتشِ جہاں سوز میں دوسری اقوام وملل کی طرح مسلمانوں کی متاعِ دین ودانش بھی جل کر بھسم ہو جائے گی۔ اور سوا ایک تو دۂ خاکستر کے کچھ باقی نہیں رہ جائے گا۔ ایسا نظر آتا ہے۔

آگ ہے اولادِ ابراہیمؑ ہے، نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے

سوال یہ ہے کہ مسلمان اس امتحان کے لیے تیار ہیں؟

اگر واقعی تیار ہیں تو پھر انھیں مسلمان کی زندگی اختیار کرنا پڑے گی۔ اور یہ زندگی اس وقت تک دستیاب نہیں ہو سکتی جب تک مسلمان، شہِ لولاک کی سنّت کو شمعِ راہ نہ بنالیں۔

ہم اگر مسلمان ہیں، اگر قرآن پر ہمارا ایمان ہے، اگر ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارا جینا اور مرنا ہماری نماز، اور روزہ، ہماری زندگی اور موت، سب کچھ، خدا، اور صرف خُدا کے لیے ہے۔

اور خدا کا حکم اپنے نبی آخر الزماں کے لئے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمہارے لیے اسوہ ہے۔ خدا نے اپنے قرآن میں بتایا ہے کہ رسولؐ جو کچھ دے اسے لے لو، اور جس بات سے منع کرے اس سے باز رہو۔ خدا نے یہ بھی بتایا ہے کہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (رسولؐ جو کچھ کہتا ہے وہ خدا کی طرف سے کہتا ہے) پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم مسلمان تو ہوں لیکن رسولؐ کی سنّت سے کوئی سروکار نہ رکھیں؟

ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا فریضہ یہ ہے کہ اپنی زندگی اس سانچہ میں ڈھال لیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ گراں مایہ کا تھا۔ زندگی کا کوئی ایسا گوشہ نہیں ہے جس کی رہنمائی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال طیّبہ موجود نہ ہوں۔ اس روشنی میں ہم آگے بڑھ سکتے ہیں۔ غاروں، گھاٹیوں، اور ٹھوکروں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور اپنی زندگی میں وہ حسنات پیدا کر سکتے ہیں۔ جو ایک مرتبہ پھر ہمیں "خیر امت" بنادیں، اور بجائے اس کے کہ ہم لادین دنیا کی طرف دستِ طلب اور دستِ اعانت بڑھائیں، وہ خود ہماری امداد و اعانت کی جویا ہو۔

زاد المعاد کا ترجمہ میں اسی لیے آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

دنیا کی کسی زبان میں بھی، ایسی جامع و مانع کتاب سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں ملے گی جیسی یہ ہے۔ اس کتاب میں حیاتِ نبویؐ کو سامنے رکھ کر ان تمام

حالات وحوادث، معاملات ومسائل اور احوال وواقعات کا محققانہ تجزیہ کیا گیا ہے جو صرف علامہ ابن قیم ہی کے قلم حقیقت رقم سے ممکن تھا۔

مجھے فخر ہے کہ میں اس کتاب کا ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ یہ میرا سرمایۂ حیات ہے۔ یہ دنیا اور آخرت ہر جگہ میری پونجی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں، ہر مسلمان اسے اپنا سرمایۂ حیات بنالے۔ یہ دنیا و آخرت ہر جگہ ہر مسلمان کی پونجی بن جائے۔

کام کٹھن تھا، لیکن خدا کا شکر ہے کہ حسن وخوبی کے ساتھ انجام پاگیا۔ اس ضخامت کی کتاب موجودہ کساد بازاری کے زمانے میں اپنے قارئین کے سامنے پیش کرنا آسان نہیں تھا۔ لیکن میں نے اپنے دوسرے پروگرام ملتوی کر دیئے۔ اور اسے سب پر اوّلیت دی ہے۔

آخر میں خدائے ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ خدا ہر مسلمان کو اسوۂ نبیؐ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنامن لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔